رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۱ | ۴ ماہ اخاء ۱۳۲۶ھ | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ حضور نے جامع مسجد احمدیہ رتن باغ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں۔

قادیان سے آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ احباب قادیان کی سلامتی اور حفاظت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

پاکستان کی سیاست خارجہ

ہم آج ایک ایسے اہم مضمون کی طرف اپنے اہل وطن کی توجہ پھرانا چاہتے ہیں جو پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ پاکستان کی حکومت بالکل نئی نئی بنی ہے۔ اور ابھی اس کے دفاتر کا چارج تجربہ کار آدمیوں کے ہاتھوں میں نہیں۔ اس وجہ سے اس کے کاموں میں بعض دفعہ ایسی خامیاں رہ جاتی ہیں جو پاکستان کی حکومت کی مضبوطی میں خلل ڈالتی ہیں۔ اور ان کا دور کرنا پاکستان کی حکومت کے ثبات کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ان خامیوں میں سے ایک ہمارے نزدیک سیاست خارجہ کی پالیسی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیاست خارجہ کے دفتر میں ابھی ماہرین فن موجود نہیں۔ اور ایسے آدمیوں کی کمی ہے۔ جو انٹرنیشنل لاء کے جاننے والے ہوں۔ اس وجہ سے پاکستان حکومت اس وقت ایک لاوارث وجود کی صورت میں نظر آتی ہے کئی واقعات ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جن سے پاکستانی حکومت کے حقوق کو تلف کیا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان کی حکومت کی طرف سے کوئی مؤثر قدم اٹھانا تو الگ رہا۔ ان کے خلاف پروٹسٹ تک بھی نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ اخلاقی اور سیاسی اصول میں فرق ہے۔ حکومت کا کام صرف یہی نہیں ہوتا۔ کہ وہ اخلاقی اصول کی پیروی کرے۔ اس کا کام یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کرے حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپیڑ مارے۔ تو تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اگر کوئی تیری چادر مانگے۔ تو اسے کرتہ بھی دے دے۔ اور اگر کوئی تجھے ایک میل تک بیگار لے جائے تو تو دو میل تک اس کے ساتھ چلا جا۔ یہ ایک اخلاقی تعلیم ہے۔ اور بعض حالتوں میں ضروری اور بعض دوسری حالتوں میں مضر۔ اسی لئے اسلام نے اس تعلیم کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ مختلف حالات میں مختلف قسم کی تعلیم دی ہے۔ لیکن اخلاقی طور پر خواہ یہ تعلیم بعض وقتوں میں مفید اور ضروری بھی ہوتی ہو۔ سیاسیات میں اس پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ سیاسیات کا اصول یہ ہے کہ اگر کوئی قوم اپنے کسی حق کو بغیر احتجاج کے چھوڑ دیتی ہے۔ تو بین الاقوامی اصول کے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس قوم نے وہ حق ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا ہے اسی لئے جب کبھی حکومتوں کے معاملہ میں ایسا واقعہ پیش آتا ہے۔ کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم کا حق تلف کرتی ہے۔ تو خواہ مظلوم قوم اپنا حق زور سے نہ لے۔ خواہ اس کا بدلہ مانگے ہی نہ۔ وہ قانونی طور پر اپنے نمائندوں کے ذریعہ سے اس کے خلاف احتجاج ضرور کر دیتی ہے۔ تاکہ وہ ظلم آئندہ دوسری قوم کا حق نہ سمجھ لیا جائے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے حقوق پاکستانی حکومت کے تلف ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف احتجاج بھی نہیں کیا جا رہا۔

ہندوستان اور پاکستان میں یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ ایک دوسرے کے پناہ گزین جب دوسرے ملک میں جائیں گے۔ تو ان کے سامان کی تلاشی نہیں لی جائے گی۔ اس معاہدہ کے خلاف بعض جگہ پر پاکستان کے افسروں نے پناہ گزینوں کی تلاشیاں لیں۔ اور بعض جگہ پر ہندوستان کے افسروں نے پاکستان کے پناہ گزینوں کی تلاشیاں لیں۔ ہندوستانی یونین نے احتجاج کیا۔ اور پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنے افسروں کو سخت تنبیہ کی۔ کہ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے برخلاف ہندوستانی یونین جو حد سے زیادہ تکلیف دینے والی تلاشیاں مسلمان پناہ گزینوں کی لیتی تھی اور لیتی ہے قادیان سے چلنے والے ٹرکوں کی بعض دفعہ چھ چھ گھنٹہ تک متواتر تلاشی لی جاتی رہی ہے۔ اگر آٹھ دس ٹرک کی چھ گھنٹہ تک تلاشی لی جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ پچاس ساٹھ ہزار کے قافلہ کی دو تین ماہ تک متواتر تلاشی لی جانی چاہیئے۔ جالندھر اور لدھیانہ کے مسلمانوں کو بھی اور فیروزپور کے پناہ گزینوں کو بھی اسی طرح دکھ دیا گیا۔ لیکن اس کے متعلق ہمارے علم میں پاکستانی حکومت نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک طرف تو مسلمانوں میں بد دلی پیدا ہوگی۔ کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اور دوسری طرف سیاسی طور پر ہندوستانی یونین کو اپنے حقوق منوانے کے متعلق ایک فوقیت حاصل ہو جائے گی۔ یہ خاموشی سیاسی دنیا میں ہرگز اخلاق نہیں کہلائے گی۔ بلکہ کمزوری کہلائے گی۔ اور ہتھیار رکھنے کے مترادف سمجھی جائے گی۔

اسی طرح پاکستانی حکومت اور ہندوستان یونین میں یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ ایک دوسرے ملک سے پناہ گزینوں کو نکالنے کے لئے جو قافلے جائیں گے۔ ان کے کام میں کسی قسم کی روکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ لیکن باوجود اس معاہدہ کے جو ٹرک پاکستان سے ہندوستان میں جاتے ہیں۔ ان کے کام میں ہندوستان کے افسر دخل اندازی کرتے ہیں۔ چنانچہ قادیان میں تو یہاں تک کیا گیا کہ پاکستانی گورنمنٹ کی بھیجی ہوئی لاریوں میں قافلوں کے افسر نے جو سوار یاں چڑھائیں۔ ان کو زبردستی ملٹری کے کپتان نے اتار دیا۔ اور کہا کہ جن لوگوں کو میں بٹھاؤں گا وہ جائیں گے۔ اور جن لوگوں کو میں نہیں بٹھاؤں گا وہ نہیں جائیں گے۔

Evacuation کے محکمہ کو اس طرف توجہ دلائی گئی۔ اسی طرح ملٹری افسروں کو اس طرف توجہ دلائی گئی۔ تو انہوں نے میجر جنرل چمنی سے فون پر بات کی۔ انہوں نے کہا مقامی افسر کو ایسا کوئی حق نہیں۔ ہم اسکو سمجھا دیں گے۔ لیکن اس کے بعد پانچ قافلے متواتر گئے ہیں۔ اور پانچوں کے ساتھ اس نے متواتر یہی معاملہ کیا ہے یہی حال دوسری جگہوں پر بھی ہو رہا ہے۔ اس معاملہ کے متعلق پناہ گزینوں کے محکمہ کو پاکستان کے محکمہ خارجہ کے پاس فوراً رپورٹ کرنی چاہیئے تھی۔ اور حکومت پاکستان کے محکمہ خارجہ کو فوراً اس کے خلاف احتجاج بلند کرنی چاہیئے تھی۔ اور کہنا چاہیئے تھا۔ کہ لاریاں ہماری۔ آدمی ہمارے۔ تم کون ہو۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں باہتمام ... طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا۔

…صلہ کرو۔ کہ فلاں آدمی لاریوں میں بیٹھیں فلاں نہ بیٹھیں۔ اور یہ کہ اگر تم اپنے …ی کو نہ بدلو گے۔ تو ہم اپنی طرف بھی …رے ساتھ یہی سلوک کریں گے۔

جو ہوائی جہاز خاص لوگوں کو لینے کے …ے آتے ہیں۔ ان میں دوسرے لوگوں …بٹھا دینگے۔ اور ان کو بیٹھنے نہیں دینگے …کو تم بٹھانا چاہو۔ اگر حکومت پاکستان …محکمہ خارجہ اسپر احتجاج کرتا تو ہندوستانی …ین کو فوراً ہوش آجاتی۔ اور وہ ان …لائق افسروں کو سزا دیتی۔ جو ایسی غیر آئینی …رروائی کر رہے ہیں۔ اور ساری مہذب …نیا پاکستان کی تائید کرتی۔ اور اس …و اپنے مطالبہ میں حق بجانب سمجھتی۔

ریاستوں کے معاملہ میں بھی اپنے حقوق کی پوری طرح حفاظت نہیں کی گئی۔ …جونا گڑھ کی ریاست نے پاکستان کی …حکومت کے ساتھ ملنے کا فیصلہ کیا۔ اور …دونوں میں معاہدہ بھی ہو گیا۔ اس معاہدہ کے …بعد ہندوستانی یونین نے اپنا ایک پولیٹیکل سیکرٹری ریاست جونا گڑھ سے بات …کرنے کے لئے ریاست جونا گڑھ میں بھجوایا اور ان سے مطالبہ کیا۔ کہ ہندوؤں کے حقوق …میں کسی قسم کی [illegible] پیدا نہ ہونے دیں اور یہ کہ اپنی باجگذار ریاستوں کے معاملہ میں بھی وہ دخل نہیں دیں گے۔ جونا گڑھ معاہدہ کے رو سے اپنے خارجی تعلقات پاکستان کے سپرد کر چکا ہے۔ اور جونا گڑھ کی ریاست …خارجہ اب خود جونا گڑھ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ پاکستان کے ہاتھ میں ہے۔ یہ معاہدہ چھپ چکا ہے۔ اور تمام دُنیا کے سامنے آچکا ہے۔ جہاں تک امور خارجہ …کا تعلق ہے۔ جونا گڑھ کا تعلق پاکستان …سے ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ جونا گڑھ کا تعلق …وائسرائے کے ساتھ تھا۔ کیا انگریزی حکومت کے دور میں یہ ممکن تھا کہ فرانس اور جرمنی …اپنا کوئی سفیر براہ راست جونا گڑھ میں بھیج …سکتے۔ کیا اگر فرانس اور جرمنی ایسا کرتے۔ …تو اسی وقت انگریزی حکومت کان سے …پکڑ کر انکو باہر نہ نکال دیتی۔ اور ان سے یہ …نہ کہتی کہ جونا گڑھ کے امور خارجہ ہمارے …متعلق ہیں۔ تمہارا جونا گڑھ سے کوئی تعلق …نہیں۔ تم ان کے متعلق ہم سے آکر بات …کرو۔ لیکن پاکستان کی حکومت نے اس …ہتک کو خاموشی کے ساتھ برداشت کر لیا۔ …اور اس پر کوئی احتجاج نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ …یہ ہوا کہ ہندوستانی یونین کو اور بھی …دلیری پیدا ہو گئی۔ اور اب انہوں نے

جونا گڑھ کی ایک آزاد حکومت بمبئی میں قائم کر دی ہے۔ کیا وہ حکومتیں جن کے تعلقات آپس میں دوستانہ اصول پر ہوتے ہیں۔ ان کے ملک میں کوئی ایسی آزاد حکومت قائم کی جاسکتی ہے؟ جو دوست ملک کے خلاف ہو۔ ہر انٹرنیشنل لاء کا جاننے والا جانتا ہے۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کا فعل دوستانہ تعلقات کے منافی سمجھا جاتا ہے۔ اور فوراً وہ حکومت جس کے کسی علاقہ کے خلاف ایسی بات کی جاتی ہے اسپر احتجاج کرتی ہے۔ اور مخالف حکومت کو پناہ دینے والی حکومت یا اس کو اپنے ملک سے نکال دیتی ہے۔ یا پھر احتجاج کرنے والی طاقت اس سے اپنے دوستانہ تعلقات منقطع کر دیتی ہے۔

ایک معاملہ کشمیر کا ہے ہندوستان گورنمنٹ بار بار اعلان کرتی رہی ہے۔ کہ ٹراونکور کو آزادی نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ اس کی سرحدیں ہندوستان کے ساتھ ملتی ہیں۔ حیدر آباد کو آزادی کے اعلان کی اجازت نہیں کیونکہ اس کی اکثریت ہندوستان سے ملنا چاہتی ہے۔ کیا یہی حقوق پاکستان کو کشمیر کے متعلق حاصل نہیں؟ کیا کشمیر کی سینکڑوں میل کی سرحد پنجاب اور صوبہ سرحد کے ساتھ نہیں [illegible] کیا [illegible] برخلاف ہندوستان کے ساتھ اس کا اتصال نہایت ہی چھوٹا نہیں؟ کیا وہاں کی اسی فیصدی آبادی مسلمان نہیں۔ اور کیا ان کی اکثریت پاکستان کی حامی نہیں۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ پاکستان حکومت نے کیوں بار بار یہ اعلان نہیں کیا کہ کشمیر کے معاملہ میں ہم کوئی دخل اندازی پسند نہیں کرینگے۔ کشمیر کی اکثریت پاکستان میں شامل ہونے کی مدعی ہے۔ جب تک کشمیر میں آزاد حالات کے ماتحت ریفرنڈم نہیں کیا جائیگا۔ ہم کشمیر کو ہندوستان کے ساتھ شامل ہونے کی اجازت نہیں دینگے۔ خصوصاً جبکہ اس کی سرحد سینکڑوں میل تک ہماری سرحدوں سے ملتی ہے۔ اور ہندوستان کے ساتھ اس کا اتصال بہت مختصر ہے۔ اگر سیاسی متداول طریقوں کے ذریعہ سے اس قسم کا احتجاج بار بار کیا جاتا۔ اور اخباروں میں اس کا اعلان کیا جاتا تو یقیناً کشمیر کی پوزیشن آج اور ہوتی۔ بلکہ جسطرح جونا گڑھ کے مقابلہ میں ہندوستان یونین نے ایک الگ حکومت قائم کر دی ہے۔ کشمیر کے متعلق بھی پاکستان گورنمنٹ کو یہ اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے علاقہ میں کشمیر کی کوئی آزاد گورنمنٹ بنی تو ہم اس پر گرفت نہیں کرینگے کیونکہ ایسا ہی طریق ہندوستانی یونین نے اختیار کیا ہے۔ کشمیر کی سیاست سے بے تعلق رہنا

اس وقت پاکستان کی گورنمنٹ کے لئے مناسب نہیں۔ اگر کشمیر ہندوستانی یونین میں گیا۔ تو اس کے تین خطرناک نتائج پیدا ہونگے۔

اول:۔ ۳۲ لاکھ وہاں کا مسلمان اسی طرح ختم کر دیا جائے گا۔ جس طرح مشرقی پنجاب کا مسلمان۔

دوسرے۔ صوبہ پنجاب بالکل غیر محفوظ ہو جائے گا۔ کیونکہ ہندوستان یونین اور کشمیر اور صوبہ سرحد کے درمیان پنجاب ایک مثلث کی شکل میں ہے۔ اور اس مثلث کے ایک خط پر کشمیر آتا ہے۔ اور دوسرے خط پر ہندوستان یونین۔ تیسرے خط پر صوبہ سرحد اور کچھ حصہ سندھ کا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو ملک مثلث کے دو مخالف خطوط میں آیا ہوا ہو گا۔ وہ کبھی محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

تیسرا خطرہ پاکستان کو یہ ہے کہ شروع سے ہی ہندوستان یونین کی نظریں صوبہ سرحد پر ہیں۔ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے وہاں خدائی خدمتگار وغیرہ قسم کی جماعتیں بنائی گئی ہیں۔ کشمیر اگر ہندوستانی یونین کے ساتھ ملے۔ تو ہندوستانی یونین کا براہ راست صوبہ سرحد کے ساتھ تعلق ہو جائے گا۔ کیونکہ کشمیر کی سرحد صوبہ سرحد اور آزاد قبائلی علاقوں سے ملتی ہے۔ اور وہ نہائت آسانی کے ساتھ مظفر گڑھ گلگت اور چلاس کے علاقہ سے رائفلیں اور روپیہ اور دوسرا جنگی سامان صوبہ سرحد کے کانگرسی ایجنٹوں میں تقسیم کر سکیں گے۔ اور صوبہ سرحد کے قبائل کو وظائف وغیرہ دے کر وہ اپنے ساتھ مل سکیں گے۔ اور پاکستان سے اس کا کوئی مداوا نہ ہو سکے گا۔ صوبہ سرحد میں کانگرس نے دور دور تک اپنے پاؤں پھیلا رکھے ہیں۔ اور اس خطرہ سے پاکستان کو ہرگز غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم نے وقت پر حکومت اور ملک کے سامنے سارے خطرات رکھ دیئے ہیں۔ خدا کرے مسلمان اس صدمہ عظیم سے بچ جائیں اور ان خطرناک نتائج سے محفوظ ہو جائیں جو کشمیر کے انڈین یونین میں شامل ہونے سے پیدا ہونگے۔ علاج ان کے ہاتھ میں ہے وہ اب بھی علاج کر سکتے ہیں۔ اور علاج کا کرنا نہ کرنا ان کی مرضی پر منحصر ہے۔ مگر ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں وما علینا الا البلاغ

گاندھی جی قادیان تشریف لائیں

محترم پریذیڈنٹ صاحب صدر انجمن احمدیہ نے گاندھی جی کو تار بھیجا ہے۔ کہ وہ خود قادیان آکر یہاں کے حالات کا مشاہدہ کریں۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ کہ یہاں کس طرح قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اور ایک امن کی خواہشمند جماعت کے افراد کو کس طرح نشانہ ظلم و ستم بنایا جا رہا ہے۔

ہماری دانست میں یہ مطالبہ جائز ہے اور گاندھی جی کو اس طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ قادیان ایک ایسی جماعت کا مرکز ہے۔ کہ جو نہ صرف قولاً اور تحریراً بلکہ عملاً ہمیشہ سے یہ اعلان کرتی چلی آئی ہے۔ کہ اس کا کام صرف تبلیغ اسلام ہے۔ اور حکومت وقت کے ساتھ وفاداری اس کا اصول ہے۔

آج تک ایک بھی مثال ایسی نہیں پیش کی جاسکتی۔ کہ جس سے ثابت ہو کہ جماعت احمدیہ نے کبھی قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کی ہو۔ اگرچہ آئینی طور پر صداقت کے اظہار سے اس نے کبھی گریز نہیں کیا۔

اس وقت ہندوستان کے تمام [illegible] ہندو [illegible] بڑے زور شور سے اعلان کر رہے ہیں۔ کہ حکومت ہندوستان کا ہرگز منشا نہیں ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دیا جائے بلکہ جو حکومت کے وفادار بنکر یہاں رہنا چاہیں ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی۔ ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ کیوں بار بار یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت کی وفاداری ہندوستان میں رہنے کے لئے ضروری شرط ہے۔ کیونکہ ہمارے علم میں ہندوستان میں رہنے والے کسی مسلمان نے قولاً یا عملاً ابھی اس بات کا اظہار نہیں کیا۔ کہ وہ ہندوستانی نوآبادی میں باغی بنکر رہے گا۔ پھر نہ معلوم یہ غلط فہمی کیوں پھیلائی جا رہی ہے۔

ہم گاندھی جی سے واضح طور پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ جو کچھ کہا جا رہا ہے اسپر قطعاً عمل نہیں ہو رہا۔ بلکہ اس کے الٹ ہو رہا ہے۔ ہمارے سامنے اسی قادیان کی مثال موجود ہے۔ جب تک ہندوستانی ہندو ملٹری یہاں نہیں آئی تھی۔ یہاں کسی قسم کی بدامنی نہیں تھی۔ ہر طرح چین تھا۔ اور اب بھی باوجود پولیس اور ملٹری کی سخت اشتعال انگیزی کے قادیان کے مسلمان مصائب برداشت کرتے ہوئے بھی امن کی فضا قائم رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ان پر روز بروز زیادہ سے زیادہ سختیاں کی جا رہی ہیں۔

کیا ایسی صورت میں گاندھی جی کا فرض نہیں ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے اس جائز مطالبہ کو فوراً پورا کریں۔ اور قادیان میں خود تشریف لا کر اپنی

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

جماعت احمدیہ کے امتحان کا وقت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود امام جماعت احمدیہ
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قلم سے

(۱)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اذ جاءوکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا۔ ھنالک ابتلی المومنون وزلزلوا زلزالا شدیدا۔ واذ یقول المنفقون والذین فی قلوبھم مرض ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا۔ واذ قالت طائفۃ منھم یا اھل یثرب لا مقام لکم فارجعوا۔ ویستاذن فریق منھم النبی یقولون ان بیوتنا عورۃ۔ وما ھی بعورۃ۔ ان یریدون الا فرارا۔ (احزاب ع ۲)

ترجمہ۔ اے مومنو یاد کرو جبکہ تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی دشمن آئے اور پتلیاں خوف سے ٹیڑھی ہو گئیں اور دل دھڑکتے ہوئے گلے میں آپھنسے اور تم خدا تعالیٰ کے متعلق مختلف قسم کے گمان کرنے لگ گئے۔ اس موقع پر مومنوں کے ایمانوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں ایک سخت زلزلہ سے ہلا دیا گیا۔ اور جبکہ منافق اور وہ لوگ بھی جن کے دلوں میں کچھ کچھ بے ایمانی کا روگ پیدا ہو رہا تھا۔ بول اٹھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے دھوکا کیا اور جبکہ اسی قسم کے لوگوں میں سے ایک گروہ یہ چہ میگوئیاں کرنے لگ گیا۔ کہ اے مدینہ کے لوگو اب تمہارے لئے دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہیں۔ اب تم اپنے دین اور ایمان کو چھوڑ کر پھر کفر کی حالت کی طرف لوٹ جاؤ۔ اور اس قسم کے لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ کے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ ہمارے گھر بے حفاظت ہیں۔ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم واپس جا کر اپنے گھروں کی حفاظت کر سکیں حالانکہ ان کے گھر کوئی خاص طور پر بے حفاظت نہیں۔ وہ صرف بھاگ کر اپنی جانیں بچانا چاہتے ہیں۔

قرآن کریم کی یہ آیات آج کل پورے طور پر قادیان کے احمدیوں پر اور باقی دنیا کے احمدیوں پر چسپاں ہو رہی ہیں۔ قادیان پر اس کے اوپر سے بھی حملہ ہو رہا ہے یعنی حکام بھی اس کی مخالفت کر رہے ہیں اور نیچے سے بھی حملہ ہو رہا ہے۔ یعنی سکھ آبادی اس کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے آج غم اور صدمہ سے لوگوں کی آنکھیں ٹیڑھی ہوتی چلی جاتی ہیں اور دل واقعہ میں اچھل اچھل کر گلے میں اٹک رہے ہیں۔ اور کئی لوگوں کے دلوں میں یہ شبہات پیدا ہو رہے ہیں کہ کیا احمدیت واقعہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ اور کیا انہوں نے اس کے قبول کرنے میں غلطی تو نہیں کی؟ مومنوں کے لئے آج دوہری مصیبت ہے۔ ایک طرف حکام اور رعایا کے ظلموں سے بچنے کے لئے امن پسندانہ کوششیں اور ہتھیلیوں پر جانیں رکھ کر اپنے مقامات مقدسہ کی حفاظت کا فکر اور دوسری طرف اس قسم کے لوگوں کی باتوں کا جواب دینا اور ان چھپے دشمنوں کے خنجروں کو اپنے سینوں میں بغیر آہ کئے کے جھیلنے دینا۔ مگر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے والے سلسلوں سے ہمیشہ یہ سلوک ہوتا چلا آیا ہے دیکھ لو۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی باتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کو پیش آئیں۔ مگر کیا وہ گھبرائے؟ کیا ان کے قدموں میں کسی قسم کا تزلزل پیش آیا؟ بجائے اس کے کہ ان واقعات کو دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے متعلق ان کے دلوں میں کوئی شبہ پیدا ہوتا۔ ان کے دل ایثار اور قربانی کے جذبات سے اور بھی زیادہ متاثر ہوتے گئے۔ ان کے ایمانوں کی یہ کیفیت تھی۔ کہ دشمن کا پندرہ سے بیس ہزار تک کا لشکر جو صرف سات سو مسلمانوں کے مقابل پر رات اور دن حملے کر رہا تھا نہ دن کو آرام کرنے دیتا تھا۔ نہ رات کو سونے دیتا تھا۔ جب اس چھوٹی سی خندق کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے ساتھ مل کر مدینہ کی حفاظت کے لئے کھودی ہوئی تھی۔ گھوڑوں پر چڑھ کر عبور کر لیتا تھا۔ اور دشمن کے جتھے جنون کی سی کیفیت کے ساتھ اور آندھی کی سی تیزی کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف بڑھتے تھے۔ تا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے اسلام کا خاتمہ کر دیں۔ تو باوجود اس کے کہ صحابہؓ صرف سات سو تھے۔ وہ اس تیزی اور بے جگری کے ساتھ لڑتے کہ دس ہزار لشکر منہ کی کھا کر واپس لوٹ جانے پر مجبور ہو جاتا اور بعض دفعہ ان کے بڑے بڑے لیڈر اس جنگ میں مارے جاتے۔ ایک دفعہ عرب کا ایک نہایت ہی بڑا لیڈر اس قسم کے حملے میں مارا گیا۔ اور اس کی لاش خندق میں گر گئی۔ تو مکہ والوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یہ ہمارا بڑا لیڈر ہے اس کی لاش ہمیں واپس کی جائے۔ ہم اس کے بدلہ میں ہزاروں روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم نے اس مردار کو لے کر کیا کرنا ہے تم اس کو اٹھا کر لے جاؤ۔ سر میور جیسا دشمن اسلام اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جنگِ احزاب کے موقع پر وہ شدید حملے جو رات اور دن مکہ والوں کی طرف سے ہو رہے تھے اور جن میں مٹھی بھر اسلامی لشکر کے مقابلہ میں ان سے کئی گنا آدمی شامل ہوتے تھے۔ جب کہ مسلمانوں کو دلوں تک کھانے کا موقع ملتا تھا نہ سونے کا موقع ملتا تھا نہ بیٹھنے کا موقع ملتا تھا۔ ان میں مکہ والوں کے ناکام رہنے کا صرف ایک سبب تھا۔ اور وہ صحابہؓ کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی۔ دشمن اپنے سامانوں کی فراوانی کی وجہ سے خندق کو کود کر عبور کر لیتا۔ اور اپنی تعداد کی زیادتی کی وجہ سے مسلمانوں کو دھکیل کر پیچھے لے جاتا مگر جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کے پاس پہنچتا۔ تو مسلمانوں کے اندر ایسا جوش پیدا پیدا ہو جاتا کہ وہ مافوق الانسانیت طاقتوں کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کو بچانے کے لئے اپنی جانوں سے بے پرواہ ہو کر اس طرح دشمن پر ٹوٹ پڑتے کہ باوجود کثیر التعداد ہونے کے دشمن کو بھاگنا ہی پڑتا اسی چیز کو ایمان کہتے ہیں۔ جو چیز اس سے کم ہے وہ ایمان نہیں وہ مسخر ہے۔ وہ دھوکا ہے وہ فریب ہے۔ میں احمدیوں سے کہتا ہوں کہ جب وہ بیعت میں داخل ہوئے تھے۔ تو انہوں نے اقرار کیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اور اس "دنیا" کے لفظ میں ان کی جانیں بھی شامل تھیں۔ ان کے بچوں کی جانیں بھی شامل تھیں ان کی بیویوں اور دوسرے گھر کی مستورات کا مستقبل بھی شامل تھا۔ پس آج جبکہ باوجود ہمارے اس اعلان کے کہ ہم جس حکومت کے ماتحت رہیں گے اس کے وفادار رہیں گے۔ ظالم دشمنوں کو ہم پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ حکومت ان کو سزا دینے کی بجائے ہمارے آدمیوں کو سزا دے رہی ہے۔ ہماری جماعت کے نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ قطعی طور پر بھول جائیں کہ ان کے کوئی عزیز اور رشتہ دار بھی ہیں۔ وہ بھول جائیں اس بات کو کہ ان کے سامنے کیا مصائب اور مشکلات ہیں۔ انہیں صرف ایک ہی بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے ایک عہد کیا ہے۔ اور اس عہد کو پورا کرنا ان کا فرض ہے۔ آج خدا ہی ان کا باپ ہونا چاہیئے۔ خدا ہی ان کی ماں ہونی چاہیئے۔ اور خدا ہی ان کا عزیز اور رشتہ دار ہونا چاہیئے میرے بیٹوں میں سے آٹھ بالغ بیٹے ہیں۔ اور ان آٹھوں کو میں نے اس وقت قادیان میں رکھا ہوا ہے۔ میں سب سے پہلے انہی کو خطاب کر کے کہتا ہوں اور پھر ہر احمدی نوجوان سے خطاب کر کے کہتا ہوں کہ آج تمہارا ایمان کا امتحان ہے آج ثابت قدمی کے ساتھ قید و بند اور قتل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قادیان میں ٹھہرنا اور اس کے مقدس مقامات کی حفاظت کرنا تمہارے فرائض میں شامل ہے۔ تمہارا کام حکومت سے بغاوت کرنا نہیں۔ تمہارا کام ملک میں بدامنی پیدا کرنا نہیں اسلام تم کو اس بات سے روکتا ہے اگر حکومت ہم کو وہاں سے نکالنا چاہتی ہے تو حکومت کے ذمہ دار افسر ہم کو تحریر دے دیں کہ تم قادیان چھوڑ دو۔ پھر ہم اس سوال پر بھی غور کریں گے۔ مگر جب تک حکومت کے ذمہ دار منہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو یہاں سے نکالنا نہیں چاہتے۔ اور ان کے نائب ہمیں دکھ دے دے کر اپنے مقدس مقامات سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اس وقت تک ان کی یہ کارروائی غیر آئینی کارروائی ہے اور ہم اسے کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کریں گے۔ مشرقی پنجاب سے اسلام کا نام مٹا دیا گیا ہے۔ ہزاروں ہزار مسجدیں آج بغیر نمازیوں کے ویران پڑی ہیں جن میں جوئے کھیلے جاتے ہیں۔ شرابیں پی جاتی ہیں۔ بدکاریاں کی جاتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ کم سے کم ہم جب تک ہماری جان میں جان ہے مشرقی پنجاب میں قادیان کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند رکھیں اسلام کو بغیر قربانی کے ختم نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اسلام تو پھر جیتے گا ہی۔ احمدیت تو پھر بھی غالب ہی آئے گی۔ لیکن ہماری بدقسمتی ہو گی اگر ہم اپنے ہاتھوں سے اسلام کا جھنڈا چھوڑ کر بھاگ گئیں۔ میں اگر قادیان سے باہر آیا تو صرف اس لئے کہ جماعت نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ جماعت کی تنظیم اور اس کے کام چلانے کے لئے جب تک امن نہ ہو مجھے اور بعض ضروری دفاتر کو قادیان سے باہر رہنا چاہیئے۔ تا کہ دنیا کی جماعتوں کے ساتھ مرکز کا تعلق رہے لیکن اگر سب مجھے یہ معلوم ہو کہ جماعت کے نوجوان خدانخواستہ اس قربانی کو پیش کرنے کے لئے تیار نہیں جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ تو پھر ان کو صاف لفظوں میں یہ کہہ دینا چاہیئے ہم ان کو بلا لیں گے۔ اور خود ان کی جگہ جانیں دینے کے لئے چلے جائیں گے ہمارا باہر آنا اپنی

بچانے کے لئے نہیں۔ بلکہ سلسلہ کے کام کو چلانے کے لئے ہے۔ اگر ہمارا باہر آنا بعض لوگوں کے ایمانوں کو متزلزل کرنے کا موجب ہو۔ تو ہم سلسلہ کی شوریٰ کے فیصلہ کی بھی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور ان لوگوں کو جن کے دلوں میں ایمان کی کمزوری ہے۔ اس کام سے فارغ کر کے اللہ تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے خود اس کام کو شروع کر دیں گے۔ میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ قادیان کے اکثر نوجوانوں میں کمزوری پائی جاتی ہے مجھے کثرت کے ساتھ نوجوانوں کی یہ چٹھیاں آ رہی ہیں کہ وہ دلیری کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ خود میرے بعض بیٹوں اور بعض دوسرے عزیزوں کی مجھے اس قسم کی چٹھیاں آئی ہیں۔ کہ گو ان کا نام قرعہ کے ذریعہ باہر آنے والوں میں نکلا ہے۔ مگر ان کو اجازت دی جائے کہ وہ قادیان میں رہ کر خدمت کریں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو پختہ ایمان والے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو احمدیت اور اسلام کے جھنڈے کو دنیا میں بلند رکھیں گے خواہ مارے جائیں خواہ زندہ رہیں۔ چاہیئے کہ صفائی کے ساتھ اور بار بار حکومت کو جتاتے رہو کہ ہم حکومت کے وفادار ہیں اور ہم ایک اچھے شہری کے طور پر اس ملک میں رہنے کا وعدہ کرتے ہیں اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ مسٹر گاندھی اور مسٹر نہرو کی طرف سے اعلان ہو رہے ہیں وہ سچے ہیں جھوٹے نہیں اس لئے ہم ان اعلانوں پر یقین رکھتے ہوئے قادیان میں بیٹھے ہیں اگر ان اعلانوں کا کچھ اور مطلب ہے تو ہمیں کہہ دو کہ قادیان سے چلے جاؤ۔ لیکن اگر مسٹر گاندھی اور مسٹر نہرو کے بیانات صحیح ہیں۔ تو پھر ان کے مطابق عمل کرو اور پر امن شہریوں کو دق نہ کرو۔ اس طرح بار بار ان پر حجت تمام کرتے رہو۔ اور قید و بند اور قتل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ایمان کا ثبوت دو اور خدا تعالےٰ پر یقین رکھو کہ اول تو فتح اور نصرت کے ساتھ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ لیکن اگر تم میں سے بعض کے لئے قید و بند یا قتل مقدر ہے تو خدا تعالےٰ تمہیں ابدی زندگی بخشے گا اور اپنے خاص شہداء میں جگہ دے گا۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی ایسی موت اس کی زندگی سے زیادہ شاندار نہیں۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور تم کو ہر تنگی اور سختی اور مصیبت اور ابتلاء میں صبر اور توکل اور ایثار کی توفیق بخشے اور تم اپنا ایمان نہ صرف خدا تعالےٰ کے سامنے سلامت لے جاؤ۔ بلکہ اس کو نہایت خوب صورت اور حسین بنا کر خدا تعالےٰ کی خدمت میں پیش کرو تا خدا تعالےٰ تم سے اور تمہاری اولادوں سے (اگر کوئی ہیں) اس سے بھی زیادہ نیک سلوک کرے جتنا تم ان کی زندگی میں ان سے کر سکتے تھے۔

خاکسار

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی)

خدائی وعدے اپنے وقت پر ضرور پورے ہونگے

(از محمد عبد الحق صاحب مجاہد گنج مغلپورہ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

(۱) "بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے وہ لوگ جو ان پر بے جا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں۔ ان کو خدا تعالےٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔ اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بے جا حملہ کرنے والے رد کر دیئے جائیں گے اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ ان کی باتوں کا لوگوں کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔" (البدر سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۳ و الحکم جلد ۲ ء ۱۲ ص ۱۲)

(۲) "مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کو نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کرلے جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔"

(اربعین نمبر ۲ ص ۲)

(۳) "خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا . . . اور میرے وہ حملے ان پر ہوں گے۔ جو ان کے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اس قدر دوستی کی سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں۔ اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں"

(اشتہار ۵ اپریل ۱۹۰۵ء)

(۴) فرمایا میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں۔ اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔ اس وحی میں خدا تعالےٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے اور پھر فرمایا میں آخر کو ظاہر کروں گا۔ میں اپنی تمام فوجوں کے ساتھ یعنی فرشتوں کے ساتھ نشانوں کے دکھلانے کے لئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔" (اشتہار ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء)

(۵) "اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(الحکم ۱۷ و ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

(۶) "خدا اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا اور خود اس کی آب پاشی کرے گا۔ اور اس کو نشو و نما دے گا یہاں تک کہ ان کی اتنی کثرت ہوگی۔ کہ لوگوں کی نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

(۷) "مدت کی بات ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان کے واسطے کافی ہوں وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے۔ اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کھالیں اتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالےٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے۔ کہ ایسا کر سکے فرمایا اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں۔ جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں خدا اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کر دے گا اور ان کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔ فرمایا یہ جو دیکھا گیا کہ ان کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا . . . . اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔ اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اس کے پاؤں کٹے ہوئے ہیں جس سے یہ مراد بھی ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے ان کی کھال بھی اتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے۔ اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔"

(۴ جون ۱۹۰۴ء)

یہ خواب اس رؤیا کی تعبیر ہے جو الفضل ۳ ستمبر ۱۹۴۷ء میں شائع ہو چکا ہے اے جماعت احمدیہ کے لوگو آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ وقت دعاؤں کا ہے آپ کو اس قسم کے ابتلاؤں سے گذرنا ضروری تھا کیونکہ انبیاء کی جماعتوں پر ایسے دور آیا ہی کرتے ہیں چنانچہ آج سے گیارہ سال قبل موجودہ حالات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جماعت کو آگاہ کر چکے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"یاد رکھو تمہارے لئے سونا مقدر نہیں تم یا تو جاگو گے۔ یا مرو گے یہ ممکن نہیں کہ لمبی دیر تک سو سکو جب سوؤ گے مرو گے یہ سچائیاں ہیں جو ہر نبی کے زمانہ میں ظاہر ہوئیں۔ قرآن کریم کو پڑھو اس کا ایک ایک لفظ اس کی تصدیق کرے گا پھر کیا تمہیں اس پر بھی اعتبار نہیں کہ کہتے ہو کہ تمہارے ساتھ ویسا نہیں ہوگا۔ حضرت آدمؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت نوحؑ حضرت موسیٰؑ حضرت داؤدؑ۔ حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور سب کے آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت جو کچھ ہوا کیونکر ممکن ہے کہ وہ پیالہ تم کو نہ پینا پڑے گا اگر منہ سے نہ پیو گے تو نلکیوں کے ذریعہ نتھنوں کے رستہ پلایا جائیگا اگر اس طرح بھی نہیں پیو گے تو پیٹ چاک کر کے پلایا جائے گا"

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء ص ۷)

مسلح سکھوں کے جتھے بدامنی پیدا کر رہے ہیں

سرکاری اعلان

لاہور ۲۔ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کے قافلوں اور اسپیشل گاڑیوں پر متواتر حملوں کی اطلاعات موصول ہونے پر مغربی پنجاب کے چند اضلاع میں کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ مگر اب صورت حال بہت بہتر ہو گئی ہے۔

ضلع سرگودھا میں موضع سیلاں والی کے سکھوں سے ۵ بم اور ایک دیسی توپ۔ دو تیزاب کی بوتلیں اور بندوق کا بارود برآمد کیا گیا ہے۔ اسی طرح سیالکوٹ شہر میں ایک غیر مسلم ڈاکٹر سے بھی ایک پستول اور دیگر ہتھیار برآمد ہوئے ہیں جن لوگوں سے یہ ناجائز اسلحہ برآمد ہوا ہے۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سجاسوداا اور ننکانہ صاحب کے نزدیک مسلح سکھوں کے چند جتھے بدامنی پیدا کر رہے ہیں۔ آج موضع برڑ کے نزدیک سکھوں کے ایک مسلح جتھے کو اڈیشنل پولیس نے چیلنج کیا۔ دونوں طرف سے گولیوں کا تبادلہ ہوا۔ چنانچہ اس تصادم میں جتھے کے آٹھ اشخاص ہلاک ہوئے۔ پولیس کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

مسلم کانفرنس کے جنرل سیکرٹری کو تقریر کرنے کی ممانعت

سرینگر ۲۔ اکتوبر۔ مسلم کانفرنس کے جنرل سیکرٹری خواجہ عبدالسلام دلال کو یہ نوٹس موصول ہوا ہے کہ وہ آئندہ چھ مہینوں تک [illegible] میں کسی جلسہ میں تقریر نہ کریں۔

وزیراعظم پاکستان کو مسٹر اٹیلی کی طرف سے ہدیہ مبارکباد

لندن ۲۔ اکتوبر۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کو وزیراعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی کا ایک ذاتی پیغام موصول ہوا ہے۔ جس میں مسٹر اٹیلی نے پاکستان کو اتحادی جمعیت اقوام کا رکن بنائے جانے پر مبارکباد پیش کی ہے۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے مسٹر اٹیلی کے پیغام تہنیت کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مسٹر سرت چندر بوس کی طرف سے تبادلہ آبادی کی مخالفت

کلکتہ ۲۔ اکتوبر۔ مسٹر سرت چندر بوس نے ایک بیان میں مشرقی اور مغربی بنگال میں آبادیوں کے تبادلہ کی شدید مخالفت کی ہے اور اپیل کی ہے کہ بنگال کے ہندو اور مسلمان لیڈر اس امر کی کوشش کریں کہ اب سراسیمگی اور گھبراہٹ دور کی جائے۔ اور اقلیتوں کو حکومت سے یہ مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے کہ ان کی جان و مال کی حفاظت کی جائے۔

پاکستان میں فرانسیسی سفیر

کراچی ۲۔ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس نے پاکستان میں سفیر متعین کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عنقریب فرانسیسی سفیر کے نام کا اعلان کر دیا جائے گا۔

تمام نوآبادیات کے نمائندوں کی کانفرنس بلانے کی تجویز

کراچی ۲۔ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے ایک نمائندہ نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان نے برطانوی دولت مشترکہ کے تمام رکن ممالک کے نام جو میمورنڈم بھیجا ہے۔ اس میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی فرقہ وارانہ صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے تمام نوآبادیات ماسوا ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی ایک کانفرنس نئی دہلی یا کراچی میں بلائی جائے۔ اگر یہ تجویز منظور نہ کی گئی تو یہ مسئلہ اتحادی جمعیت اقوام میں پیش کرنا ضروری ہو جائے گا۔

حکومت پاکستان کے نمائندہ نے بتایا کہ مذکورہ بالا کانفرنس کے انعقاد کی صورت میں ایک سب کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جو ہندوستان اور پاکستان کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد کانفرنس کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ جس کے بعد کانفرنس کی طرف سے ضروری کارروائی کی سفارش کی جائے گی۔ حکومت پاکستان کی تجویز کے مطابق کانفرنس میں ہندوستان اور پاکستان کا کوئی نمائندہ شامل نہیں ہوگا۔

اس کانفرنس میں پاکستان اور ہندوستان کے جج ان کو بطور ممبر شامل کرنا منظور نہیں ہوگا۔ برطانوی کابینہ اب اس تجویز پر غور و خوض کر رہا ہے۔

فرقہ وار پیچیدگیوں کو حل کرنے کیلئے

ممتاز غیر ملکی سیاستدان مقرر کیا جائے

لندن ۲۔ اکتوبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف اور مانچسٹر گارڈین دونوں نے ہندوستانی مسئلہ بالخصوص پاکستان کی برطانیہ سے امداد کی درخواست پر بحث کی ہے اور اتفاق کیا ہے کہ مسئلہ اس قدر پیچیدہ اور ناقابل حل ہے کہ اس کے لئے برطانوی امداد ضروری ہے۔ مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ اس کے لئے دولت مشترکہ سے ممتاز سیاستدان کو بطور ثالث مقرر کر دینا چاہیئے۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے کہ اگر ہندوستان کو خونریزی سے بچانا ہے۔ تو خانہ جنگی کی باتوں کو بند کر دینا چاہیئے۔ اور عوام پر اس قسم کا اخلاقی دباؤ ڈالنا چاہیئے۔ جس کا کلکتہ میں مسٹر گاندھی نے مظاہرہ کیا ہے۔ پاکستان کی پکار کے جواب میں جتنی امداد ممکن ہوگی دی جائے گی لیکن خارجی امداد کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک کہ خود ہندوستانیوں کا تعاون حاصل نہ ہو۔ ہندوستان صرف اپنی کوششوں سے ہی بچ سکتا ہے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ہوائی جہاز چلانے کی اجازت دی جائے

کراچی ۲۔ اکتوبر۔ مرکزی حکومت پاکستان نے حکومت ہندوستان سے درخواست کی ہے۔ کہ جب تک دونوں حکومتوں کے مابین کوئی باقاعدہ معاہدہ نہیں ہو جاتا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ہوائی جہاز چلانے کی اجازت دی جائے۔

پاکستان اور ہندوستان میں ابھی لڑائی کی سکت نہیں ہے

لاہور ۲۔ اکتوبر۔ سول ملٹری گزٹ کا خصوصی نامہ نگار لکھتا ہے کہ سردست ہندوستان اور پاکستان میں جنگ ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے دونوں حکومتوں میں تلخی کی کیفیت ضرور موجود ہے لیکن اسے دور کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ برطانوی دولت مشترکہ کے دو ممبروں کے درمیان جنگ چھڑ جانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے متنازعہ فیہ مسائل کو اتحادی اقوام کی تنظیم [illegible] ثالث بن کر فیصلہ کرے۔ اس کے علاوہ سردست دونوں حکومتوں میں لڑنے کی سکت بھی نہیں ہے وباؤں اور قحط نے دونوں حکومتوں کی تمام توجہ کو اپنی طرف مبذول کر رکھا ہے۔

پاکستان نے برطانیہ سے فوجی مدد طلب نہیں کی

کراچی ۲۔ اکتوبر۔ پاکستان کے سرکاری حلقوں نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ پاکستان نے برطانیہ یا اس کی نوآبادیات سے فوجی مدد طلب کرنے کی درخواست کی ہے۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ پاکستان کے پاس بدامنی اور قانون شکنی کی وارداتوں کو روکنے کے لئے کافی طاقت موجود ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ اس قسم کی فوجی مدد حاصل کرنے کی درخواست ہندوستان نے کی ہو۔ کیونکہ متعدد مقامات پر ہندوستانی فوج خود بدامنی اور قانون شکنی میں حصہ لے رہی ہے جس کی وجہ سے وہاں قیام امن میں شدید مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔

مشین گنیں خندقی توپیں تلواریں اور چھرے برآمد ہوئے

کانپور ۲۔ اکتوبر۔ پولیس نے بے لائسنس اسلحہ کے لئے جو تلاشیاں شروع کر رکھی ہیں ان کے نتیجے میں ۳ مشین گنیں اور تین خندقی توپیں برآمد ہوئیں۔ یہ اسلحہ توپ خانہ بازار کے قریب واقع ایک مکان سے ملا ہے۔ اسی علاقے میں ایک [illegible] کے سامنے چھروں کی بڑی تعداد تلواریں اور دوسرا مہلک [illegible]

پاکستان کے سیاسی حلقے کشمیر پر کڑی نظر رکھتے ہیں

کراچی ۲۔ اکتوبر۔ شیخ عبداللہ کی رہائی اور ریاست میں مسلم کانفرنس کے لیڈروں کے داخلے کی ممانعت کے بعد پاکستان گورنمنٹ کے سیاسی حلقے کشمیر کی صورت حالات پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ اگر مہاراجہ نے انڈین یونین میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا تو اس سے ریاست کشمیر میں اندرونی گڑبڑ پیدا ہو جائے گی۔ اور حکومت پاکستان کے لئے ضروری ہو جائے گا کہ وہ بھی اس سلسلے میں کوئی اہم فیصلہ کرے۔

کھانڈ اور کپڑے کے ذخیروں کی اطلاع دیجئے

لاہور ۲۔ اکتوبر۔ انفارمیشن آفیسر سول سپلائز ڈیپارٹمنٹ مغربی پنجاب نے عوام الناس سے التماس کی ہے کہ وہ کھانڈ کپڑے، اشیائے خوردنی، مٹی کے تیل، نمک اور ایندھن وغیرہ کے ان ذخیروں کے بارے میں جو غیر مسلم چھوڑ گئے ہیں خان عصمت اللہ خاں۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف سپلائیز (راشننگ) کو اطلاع دیں۔ آپ کا دفتر سول سپلائز سیکرٹریٹ میں ہے

سندھ کے چار لاکھ غیر مسلم

نئی دہلی ۲۔ اکتوبر۔ مسٹر [illegible] بہت جلد لاہور آنے والے ہیں۔ جہاں وہ مسٹر لیاقت علی خاں سے مذاکرہ کریں گے۔

[illegible] سندھ سے چار لاکھ غیر [illegible] کو نکالنے، پناہ گزینوں کی تلاشی کے سسٹم، غیر مسلم تارکین وطن کی جائیدادوں کی قیمت کا اندازہ لگانے وغیرہ کے سوالات پر بحث ہوگی۔

نارووال اور سیالکوٹ میں ہیضہ کی وبا

لاہور ۲۔ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کے محکمہ حفظان صحت کی ہفتہ وار رپورٹ مظہر ہے کہ نارووال اور سیالکوٹ میں بھی ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ دونوں شہروں میں ہسپتال کھول دیئے گئے ہیں۔ اور ٹیکہ وغیرہ لگانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ نارووال اور سیالکوٹ میں ڈاکٹر اور ادویہ بھیج دی گئی ہیں۔

کراچی سے جانیوالے لوگوں کی تلاشی نہیں لی جائیگی

کراچی ۲۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے احکام جاری کر دئے ہیں کہ کراچی سے رخصت ہونے والے مردوں اور عورتوں کی تلاشی نہ لی جائے۔ محکمہ کسٹم کے حکام کو بھی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ پناہ گزینوں کی تلاشی اس وقت تک نہ لی جائے۔ جب تک کہ ان کے متعلق اشیاء ممنوعہ لے جانے کا شبہ نہ ہو۔

کراچی ۲۔ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے مسٹر [illegible] کو بلوچستان میں اپنا ایجنٹ اور چیف کمشنر مقرر کیا ہے۔

[illegible] ہتھیار رہے۔ ابھی تلاشیاں جاری ہیں۔

تین ماہ کے لئے عارضی صلح کر لینے کی تجویز

سردار پٹیل کی تقریر

امرتسر ۱۳ اکتوبر۔ حکومت ہند کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ پاکستان گورنمنٹ سے تین ماہ کے لئے عارضی صلح کر لی جائے اور موجودہ بدامنی کو فی الفور بند کر دیا جائے۔ آپ نے فتنہ و فساد کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ مردوں اور عورتوں اور بچوں پر حملے کرنا بزدلی کی علامت ہے۔ ان حملوں کی وجہ سے دنیا میں ہمارا وقار ضائع ہو رہا ہے۔ اگر ہندوستان کے باشندے فی الحقیقت جنگ کے متمنی ہیں۔ تو انہیں باقاعدہ طور پر وقت مقام اور اپنے ذرائع کا جائزہ لینا چاہئے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ ہمارے دس لاکھ پناہ گزین سڑکوں اور جنگلوں میں بھوکے پیاسے پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہزاروں مختلف امراض کے ذریعے موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ کیفیت ہمارے لئے موجب فخر نہیں ہو سکتی۔ سردار پٹیل نے اعتراف کیا کہ مشرقی پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ غنڈہ ازم ہے اور اس سے ہم دنیا کے لئے سامان تضحیک پیدا کر رہے ہیں۔

مسلمان ٹھیکیدار توجہ کریں

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ لاہور ایریا کے فوجی ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ مسلمان ٹھیکیداروں کو چاہئے کہ وہ فوراً فوج کے لئے سامان بہم پہنچانے والے منظور شدہ ٹھیکیداروں میں اپنا نام درج کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت لاہور سیالکوٹ اور ملتان کے علاقوں میں آلو، پیاز، تازہ پھل، تازہ سبزی، انڈے، مرغی کے چوزے، مچھلی، حلال گوشت، جلانے کی لکڑی، کوئلہ، مزدور وغیرہ فراہم کرنے کے سلسلے میں ٹھیکے حاصل کرنے کے کافی مواقع موجود ہیں۔ نئے ٹھیکے یکم دسمبر سے دیئے جائیں گے۔

پاکستان اور ہندوستان میں جنگ نہیں ہوگی

مسٹر راجگوپال اچاریہ کی تقریر

کلکتہ ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ گورنر مغربی بنگال نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرے خیال میں سردست پاکستان اور ہندوستان میں جنگ شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ دونوں ملکوں میں جنگ اس وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ دونوں ملک خودکشی پر آمادہ ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا اس وقت دونوں ملکوں میں افسوسناک خانہ جنگی شروع ہے۔ اسے ختم کرنے کا یہی طریق ہے کہ ہم انصاف سے کام لیں اور اپنی اپنی اقلیتوں کے جان و مال کی پوری حفاظت کریں۔ انتقامی جذبہ سخت تباہ کن ہے۔ ہمیں فی الفور اس جذبہ کو بند کر دینا چاہئے ورنہ دونوں ملک تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اور دنیا کی نظروں میں ذلیل ہو جائیں گے۔

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر انعام الرحیم آئی۔ سی۔ ایس کمشنر لاہور ڈویژن مقرر کئے گئے ہیں۔

غیر مسلم پناہ گزینوں کیلئے اشیائے خوردنی بھیجی جا رہی ہیں دہلی کے فوجی نمائندے کا بیان

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ دہلی کے فوجی نمائندے نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ کورالی (رابنالہ) کے پناہ گزینوں کے کیمپ میں ہیضہ پھوٹ پڑا ہے اور روزانہ ۲۰ آدمی کے قریب مر جاتے ہیں۔ ایک امریکن مشن حکومت کو اس موذی مرض کے انسداد کے لئے مدد دے رہا ہے۔ سیلابوں کی وجہ سے ۳۰ ستمبر کو بلوکی ہیڈ سے کوئی غیر مسلم قافلہ مشرقی پنجاب نہ آسکا۔ غیر مسلم پناہ گزینوں کی تین پارٹیاں جن میں سے ہر ایک دس ہزار اشخاص پر مشتمل ہے۔ بلوکی ہیڈ کو عبور کر چکی ہیں۔ لیکن انہیں چھانگا مانگا میں روک لیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک پارٹی موہلپور اور باقی دو پارٹیاں منگا، راجا جنگ روڈ پر روک لی گئی ہیں۔ قصور۔ گنڈا سنگھ والا روڈ ابھی تک زیر آب ہے۔ لاہور ملٹری ایریا سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ غیر مسلم پناہ گزینوں کو قصور سے کھیم کرن پہنچا دیں۔ حکومت ہند نے چاول کی ۱۳۰ بوریاں، ۱۰۰ بوری شکر، اشیائے خوردنی کی ۱۴ بوریاں غلے کی ۲۵ بوریاں، مانگٹانوالہ اور بلوکی بھیجی ہیں تاکہ غیر مسلم پناہ گزینوں میں تقسیم ہو سکیں۔ مانگٹانوالہ۔ بلوکی روڈ کا ایک پل ٹوٹ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے موٹر کا سفر ناممکن ہے۔ کلاس والہ (ضلع سیالکوٹ) کے ۵۰ ہزار پناہ گزینوں کا دوسرا حصہ ڈیرہ بابا نانک پہنچ گیا ہے۔

مسلمان پناہ گزینوں کو بھوک سے ہلاک نہ ہونے دیا جائے۔ وزرائے مشرقی پنجاب سے اپیل

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کے وزیر تعلیم شیخ کرامت علی نے ایک بیان میں وزرائے مشرقی پنجاب سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے ہاں مسلمان پناہ گزینوں کو بھوک سے ہلاک نہ ہونے دیں۔ شیخ صاحب نے والٹن کیمپ میں چشم دید حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے کیمپ کے انتظامات کی تعریف کی اور اس امر پر اظہار خوشی کیا ہے کہ کئی اعزازی کارکن بھی کیمپ میں نہایت تندہی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں۔ صحت مند پناہ گزینوں کو مریض پناہ گزینوں سے علیحدہ رکھا جا رہا ہے۔ اور نواحی دیہات کے مسلمان بیمار اور ناتواں پناہ گزینوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچا رہے ہیں۔

مسٹر لیاقت علی خاں کی گورنر سرحد اور خان عبدالقیوم سے ملاقات

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں، بیگم لیاقت علی خاں، وزیر اعظم مغربی پنجاب افتخار حسین آف ممدوٹ اور میجر اے۔ ایس۔ بی شاہ جائنٹ سیکرٹری ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ پاکستان آج بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی پہنچے۔ جہاں انہوں نے گورنر سرحد اور وزیر اعظم صوبہ سرحد خان عبدالقیوم خاں سے ملاقات کی۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل میسروی بھی شریک ہوتے۔ مسٹر لیاقت علی خاں کل واپس لاہور پہنچ جائیں گے۔

بھوکے پناہ گزینوں کیلئے پکا ہوا کھانا بھیجو

لاہور کے ڈپٹی کمشنر کی اپیل

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ ڈپٹی کمشنر نے لاہور کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پناہ گزینوں کے لئے پکا ہوا کھانا مہیا کریں۔ مشرقی پنجاب سے تقریباً ایک لاکھ پناہ گزین مغربی پنجاب پہنچے ہیں اور توقع ہے کہ ۵۰ ہزار مزید پناہ گزین آج پہنچ جائیں گے۔

یہ سب پناہ گزین کئی روز سے بھوکے ہیں اور حکومت کو ان کے لئے حسب ضرورت کھانا مہیا کرنے میں بہت مشکل پیش آ رہی ہے۔ کیونکہ ایندھن اور راشن کی کمی ہے اور غلہ مہیا کرنے والے علاقوں یعنی گوجرانوالہ اور شیخوپورہ وغیرہ کے راستے بالکل بند ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے امید ظاہر کی کہ لاہور کے شہری حسب سابق کافی مقدار میں پکا ہوا کھانا فوراً اپنے نزدیکی تھانہ میں پہنچا دیں گے۔ تا کہ بھوکے پناہ گزین کی امداد کی جا سکے۔

مغربی پنجاب میں تقریباً دس لاکھ

غیر مسلم پناہ گزین باقی ہیں

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۷ ستمبر تک مغربی پنجاب میں تقریباً ساڑھے دس لاکھ غیر مسلم پناہ گزین موجود تھے۔ ضلع لائلپور میں تقریباً ۴ لاکھ، شیخوپورہ، گجرات، سرگودھا، راولپنڈی اور ملتان کے اضلاع میں ایک ایک لاکھ غیر مسلم پناہ گزین موجود ہیں۔ پشاور میں صرف پانچ ہزار پناہ گزین ہیں۔ تقریباً تین لاکھ غیر مسلم مغربی پنجاب کے مختلف علاقوں میں منتشر ہیں۔ واگہ میں پاکستان کی سرحدی پولیس نے ان ہندوستانی موٹر قافلوں کو آگے بڑھنے نہ دیا جو جڑانوالہ جانا چاہتا تھا۔ جالندھر کے علاقہ میں مسلمان پناہ گزینوں پر حملوں کے سلسلہ میں ایک تحقیقاتی پولیس سٹاف مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو تقریباً تیس اشخاص گرفتار کرنے کے علاوہ تقریباً ۵۰ ہزار روپے کا غیر قانونی اسلحہ برآمد کر چکا ہے۔

اخبار زمیندار کی اشاعت دو ہفتوں کیلئے بند کر دی گئی۔

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت لاہور کے روزنامہ "زمیندار" کی اشاعت دو ہفتوں کے لئے بند کر دی ہے یہ کارروائی ایک مبینہ "قابل اعتراض" مضمون کی اشاعت کی بناء پر عمل میں لائی گئی ہے۔ جو ۱۳ اکتوبر کے پرچہ میں شائع ہوا تھا۔ مضمون کا عنوان یہ تھا۔ "غیور مسلم نوجوانو! صوبہ سرحد مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب کی تمیز اڑا کر جوق در جوق فدائی تنظیم میں بھرتی ہو جاؤ" حکومت مغربی پنجاب کے حکمنامہ میں اس مضمون کو امن عامہ کے منافی بیان کیا گیا ہے۔

انگریز ملازمین کو تین تین ماہ کے نوٹس

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں کی حکومتوں نے اپنی فوجوں کے یورپین افسروں اور سپاہیوں کو تین تین ماہ کا نوٹس دے دیا ہے۔ ان کی ملازمت کی شرائط ۳۱ دسمبر ۱۹۴۷ء کو منسوخ ہو جائیں گی۔ آئندہ یورپین افسروں کو ملازم رکھنے کی کیا صورت ہوگی اس کے متعلق دونوں حکومتیں غور کر رہی ہیں عنقریب مشترکہ طور پر اس سلسلے میں اعلان کر دیا جائے گا۔

جوناگڑھ میں ایک باغی حکومت قائم کر دی گئی

بمبئی ۱۳ اکتوبر۔ جوناگڑھ ریاست کے پاکستان سے الحاق کے اعلان کے بعد حالات اس قدر پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں کہ اس سے ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات پر بڑا ناخوشگوار اثر پڑنے کا اندیشہ ہے اور بمبئی کے قانون دان حلقوں میں اس مسئلہ کو بین الاقوامی اہمیت دی جا رہی ہے۔ آزاد جوناگڑھ کا اعلان جوناگڑھ کی فتنہ جو اور باغی عناصر کی طرف سے کر دیا گیا ہے۔ یہ اعلان بمبئی کے بہترین اور چوٹی کے قانونی دماغوں نے تیار کیا تھا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جوناگڑھ کے پاکستان میں شمول سے ملحقہ اکثریت آبادی کے اس بین الاقوامی اصول کو نظر انداز کر دیا ہے۔ جو سلہٹ کے استصواب رائے کے موقعہ پر پیش نظر رکھا گیا۔

کلکتہ امن بحال کرنے میں سب صوبوں سے

بازی لے گیا ہے۔ مسٹر سہروردی کا بیان

کلکتہ ۱۳ اکتوبر۔ بنگال کے سابق وزیر اعظم مسٹر سہروردی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کلکتہ امن بحال کرنے میں سب صوبوں سے بازی لے گیا ہے اور مسٹر گاندھی کے قیمتی مشوروں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ گاندھی جی نے ہم پر اتنا زبردست احسان کیا ہے۔ کہ ہم اس کا بدلہ صرف اسی صورت میں اتار سکتے ہیں کہ اس امن کو دیرپا بنا کر ہندوستان کے مختلف فرقوں میں اتحاد و اشتراک پیدا کریں۔